# ترغیب وترہیب کاقرآنی اسلوب: معاشرتی اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

# Qur'anic Style of Persuasion and Intimidation: An Analytical Study of Social Implications

**Dr. Qaria Nasreen Akhtar**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies,

Bahauddin Zakariya University Multan

**Email:** drqarianasreenakhtar@gmail.com

**To cite this article**

Dr. Qaria Nasreen Akhtar Vol.5 Issue.1 , Jan– June (2024 ) Urdu

ترغیب وترہیب کاقرآنی اسلوب: معاشرتی اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

Qur'anic Style of Persuasion and Intimidation: An Analytical Study of Social Implications

*Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research*, *1*(2), 1 – 20. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

# ترغیب وترہیب کا قرآنی اسلوب: معاشرتی اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

# Qur'anic Style of Persuasion and Intimidation: An Analytical Study of Social Implications

## Abstract

In the Holy Qur'an, Allah has given numerous signs of the Oneness of Himself, the sending of the Prophets (عليهم السلام) and the truth of the religion of Islam. Explained the authorities, duties, worships, issues and beliefs of Islam clearly so that no one has any excuse left. Allah Ta'ala has given man the knowledge of good and evil and the knowledge of right and wrong and has also invested in him the desire to choose good and to avoid evil, but this nature of his is not like the instinct of animals that he is afraid of it. He cannot deviate, but he also has authority within himself, for this reason, sometimes he becomes blind in the love of this world and following his desires in such a way that while being aware of right and wrong, he not only follows falsehood, but falsehood. It also invents philosophies in support of Therefore, by adopting different styles of encouragement and motivation, Allah told man to stay on the right path and to avoid following the desires of the self, which had a great impact on human life. Allah Ta'ala laid down principles for every field of human life in the Holy Qur'an, the Prophet (ﷺ) explained it and the Companions of the Prophet (ﷺ) lived by these principles. The religion of Islam has an attraction within it; it encourages people to do good and prevents them from doing evil. The styles of motivation and encouragement in the Holy Qur'an have great importance in the society. The purpose of this paper is to describe the social effects of motivation and encouragement in the light of the style of the Qur'an and to prevent people from unnecessary desires so that they stay away from social evils and tend towards goodness by adopting the style of the Qur'an.

**Key words:** Motivation, Encouragement, Styles, Social Effects, Right and Wrong

**کلیدی الفاظ** : ترغیب وترہیب، حوصلہ افزائی، انداز، سماجی اثرات، صحیح اور غلط

دین اسلام انسانی زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتا ہے زندگی کی مشکلات سے بچنے اور مشکلات میں پھنس جانے کی صورت میں ان سے نکلنے کی راہ بتاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احکامات و پیغامات بندوں تک پہچانے کیلئے انبیاء ورسل بھیجے گئے تاکہ انسان دنیاوی زندگی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے بعد اخروی جزا کا حق دار ٹھہرے۔انبیاء کرامؑ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات وپیغامات کے ذریعے انسان پر حق و باطل، صحیح وغلط،سچ و جھوٹ اور نیکی وبدی کو واضح کردیا۔پیغام الٰہی آجانے کے بعد انسان کو بااختیار بنادیا گیاکہ وہ کس راہ پر چلے اور کس سمت کو جائے احکامات الٰہی اور خواہاشت نفس میں کس کو اختیار کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو انسان کے لیے دارالعمل بنایا ہے یہاں کے عمل کے صلہ کے لیے اخروی جہان کا انتظام کیا ہے مگر انسانی فطرت میں ہے کہ وہ بااختیار ہونے کے بعد پیغامات الٰہی کے برخلاف خواہشات ذاتی کی طرف میلان زیادہ رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو دعوت الی اللہ میں ترغیب و ترہیب کے پہلو پر خصوصی توجہ دینے کی تاکید کی ہے اور انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنی قوموں کو دعوت دینے کے لیے ترغیب وترہیب کے مختلف اسلوب کو اہتمام کے ساتھ اپنایا ہے۔قرآن مجید کے اہم ترین علوم میں سے علم التزکیر ہے جو کہ دراصل ترغیب وترہیب ہی ہے۔ترہیب کے اسلوب کی کثرت واہمیت کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ ان دونوں طریقوں میں انسان کی نفسانی بیماریوں کا مکمل علاج ہے جو انسان کو راہ راست پر رکھنے کے لیے موزوں اور ضروری ہے۔ترغیب کا پہلو انسانی روح میں اچھائی اور اطاعت کے جذبوں کو متحرک کرنے، عمل صالح پر ابھارنے نیکی کی طرف میلان بڑھانے اور جزاء کی امید کو مضبوط کرنے کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔الغرض ترغیب وترہیب کا اسلوب دعوت و تبلیغ کے کام میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور اسالیب قرآن میں اس کا ایک خاص مقام ہے اور یہ اسلوب ایک بنیادی اصول ہے جو انبیاء ورسل علیہم السلام نے اپنی دعوت میں استعمال کیا ہے، صالحین اپنی نصیحت میں اور مبلغین نے دعوت دین میں ترغیب وترہیب کے اسلوب کو اہتمام کے ساتھ اپنایا ہے۔مقالہ کو تفصیلاً بیان کرنے سے پہلے ترغیب وترہیب کے معنی ومفہوم کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ مقالہ بیان کرنے کا مقصد پورا ہو سکے۔

## ترغیب وترہیب کے لغوی واصطلاحی معنی ومفہوم

ترغیب و ترہیب یہ دونوں لغت کے لحاظ عربی کے الفاظ ہیں قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور کلام عرب میں کئی مقامات پر مستعمل ہیں۔ترغیب وترہیب کے لغت اور اصطلاح میں معنی ومفہوم درج ذیل ہیں۔ترغیب عربی زبان سے اسم مشتق ہے۔ثلاثی مزید فیہ کے باب تفعیل سے مصدر ہے اور اس کی اصل ثلاثی مجرد ہے۔رغب یہی اس کا مادہ ہے یعنی (ر غ ب) جبکہ اردو میں بطور مصدر مستعمل ہے۔ اسم کیفیت: مونث واحد ہے۔ جمع: ترغیبات (تر۔غی۔بات) ہے۔جمع غیر ندائی: ترغیبون (تر۔غی۔بون) ہے۔لغوی معنٰی باب کے مختلف ہونے سے بدل جاتا ہے چنانچہ جب (سمع) کے وزن پر ہو تو ارادہ، طلب، کسی شئے پر حرص اور خواہش ہونا ان معانی میں استعمال ہوتا ہے۔چنانچہ کہا جاتا ہے: رغب فی الشیئ رغباً ور غبی ورغباً فھو راغب [1] یعنی کسی چیز کا ارادہ، طلب اور خواہش ہونا، یہ معنی تب ہوگا جب حرف جر "فی" کے ساتھ متعدی ہو۔لیکن فعل حرف جر "الی" کے ساتھ متعدی ہو تو سوال اور جھگڑے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔[2] جیسے قرآن مجید میں ہے: وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ. [3] "یعنی اپنے رب سے مانگیں اور اس کے غیر سے سوال نہ کریں اس لیے کہ وہی

---

[1] ابن منظور الافریقی، جمال الدین محمد بن مکرم (م711ھ)، لسان العرب، دار صادر بیروت، 1414ھ، ج1، ص423
Ibn Manzoor Al-Afriqi, Jamal-ud-Din Muhammad bin Makram (d. 711 AH), Lasan al-Arab, Darsadar Beirut, 1414 AH, Vol. 1, p. 423

[2] الزبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق (م1205ھ)، تاج العروس، دار الھدایہ بیروت، ج2، ص508
Al-Zubaidi, Muhammad bin Muhammad bin Abdul Razzaq (d. 1205 AH), Taj al-Aros, Dar al-Hudayah Beirut, Vol. 2, p. 508

[3] القرآن، 8:94

Al-Qur'an,94: 8

آپ کی حاجت پوری کرنے پر قادر ہے"۔[4] اور جب فعل حرف جر "عن" کے ساتھ متعدی ہو تو ارادہ نہ ہونے، عدم رغبت شئ سے استغنیٰ اور جان بوجھ کر ترک ارادہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔[5] اس ضمن میں ابن منظور رقمطراز ہیں: وارغبنی فی الشیئ ورغبنی بمعنی ورغبہ اعطاہ مارغب[6] یعنی مجھے کسی چیز کی ترغیب دلائی۔ اور تاج العروس میں ہے: وراغب فی الشیئ غیرہ ورغب ورغبہ ترغیباً[7] یعنی دوسرے کو کسی چیز کی ترغیب دینا۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ مادہ (رغ ب) افعال اور تفعیل سے متعدی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن مشہور استعمال باب تفعیل کے مصدر کا ہے یعنی ترغیب کا لفظ استعمال ہوتا ہے نہ افعال کا مصدر (ارغاب)۔

ترغیب کا لفظ اصطلاح میں دعوت و تبلیغ کے اسالیب میں سے ایک ہے۔ قریب و بعید کے وعدوں پر مشتمل ایسا کلام ہوتا ہے کہ جس سے نیکی کی طرف بلا نا رضاءالٰہی کے لیے کسی کام کرنے کا شوق دلانا مقصود ہو۔ عبدالکریم الزیدانؒ کہتے ہیں: "ترغیب سے مقصود ہر ایسی بات کہ جو مخاطب کو حق کے قبول اور اس پر ثابت قدمی کا شوق دلائے"۔[8] عبدالرحمٰن النحلاویؒ نے ترغیب اصطلاحی کی تعریف اس طرح کی ہے: "وعد یصحبہ حتیب واغراء بمصلحہ اولذۃ امعتعۃ آجلۃ خالدۃ من الشوائب مقابل القیا مبعمل الصالح اوالا متناعون لذۃ ضارۃ او عمل سبئ ابتغاء مرضاۃ[9]" یعنی ایک ایسا وعدہ کہ جس کے ساتھ پیار اور آزمائش ہو کوئی مصلحت یا نجاست سے پاک لذت یا مستقبل کا کوئی نفع متعلق ہو، کسی نیک کام کے بدلے میں ہو یا کسی نقصان دہ لذت اور برے کام سے اجتناب کے متعلق ہو۔ چنانچہ دعوت میں یہ اسلوب انسان کو ایسے نیک اعمال پر ابھارنے اور ترغیب دلانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ جو اعمال انسان کے لیے ابدی راحت کا سبب بنیں اور اخروی زندگی کے لیے اچھے صلہ کا ذریعہ ہوں، جن اعمال صالحہ کا تذکرہ اور انکے نتائج و ثمرات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا۔

## ترہیب کا لغوی معنی

لفظ ترہیب: عربی زبان میں ثلاثی مجرد کے اب رھب (سمع) سے مزید فیہ (باب تفعیل) ہے، اور رھب کا معنی (ڈرنا، خوف زدہ ہونا) تو ترہیب کا معنی ہوتا ہے ڈرانا، خوف دلانا، دہشت زدہ کرنا، ترہیب کا مادہ (رھ ب) اصل میں دو معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔[10]

اول: ایک معنی تو وہ ہے کہ جس کے متعلق علامہ راغب اصفہانیؒ رقمطراز ہیں: الرھبتہ والرھب: مخافتہ مع تحرز واضطراب[11] یعنی الرھب ایسے ڈرنا کہ جس میں اضطراب اور احتیاط بھی پائی جائے، قرآن مجید میں ہے: لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَهۡبَةً فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ.[12]۔ اور جگہ پر انبیاء کرام علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

---

[4] العمادی، ابوالسعد محمد بن مصطفیٰ (م982ھ)، تفسیر ابی السعود، داراحیاءالتراث العربی بیروت، ج9، ص173
Al-Amadi, Abu al-Saad Muhammad bin Mustafa (d. 982 AH), Tafsir Abi al-Saud, Darahiya al-Tarath al-Arabi Beirut, Vol. 9, p. 173

[5] الزبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق (م1205ھ)، تاج العروس، ج2، ص508
Al-Zubaidi, Muhammad bin Muhammad bin Abdul Razzaq (d. 1205 AH), Taj al-Aros, vol.2, p.508

[6] ابن منظوالافریقی، جمال الدین محمد بن مکرم (م711ھ)، لسان العرب، ج1، ص424
al-Afriqi, Jamal al-Din Muhammad bin Makram (d. 711 AH), Lasan al-Arab, Ibn Manzoor Vol. 1, p. 424

[7] الزبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق (م1205ھ)، تاج العروس، ج2، ص509
Al-Zubaidi, Muhammad bin Muhammad bin Abdul Razzaq (d. 1205 AH), Taj al-Aros, vol.2, p.509

[8] زیدان، عبدالکریم، ڈاکٹر (2014ء)، اصول الدعوۃ، موسستہ الرسالہ، 1421ھ، ص437
Zaidan, Abdul Kareem, Dr. (2014), Asul al-Dawa, Mossat al-Risalah, 1421 AH, p. 437

[9] النحلاوی، عبدالرحمن، اصول التربیہ الاسلامیہ، دارالفکر بیروت، ص230
Al-Nahlawi, Abd al-Rahman, Asul al-Tarbiyyah al-Islamiyyah, Dar al-Fikr, Beirut, p. 230

[10] الرازی، ابی الحسین احمد بن فارس بن زکریا (م395ھ)، مقاییس اللغۃ، دارالفکر بیروت لبنان، 1399ھ، ج2، ص448
Al-Razi, Abi al-Hussein Ahmad bin Faris bin Zakaria (d. 395AH), Muqaees al-Laghah, Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon, 1399 AH, Volume 2, p. 448

فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ ۰ وَوَہَبْنَا لَہٗ یَحْــیٰی وَاَصْلَحْنَا لَہٗ زَوْجَہٗ۰ اِنَّہُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَــيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَہَبًا۰ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ [13]۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ توقع، امید اور خوف سے پکارا کرتے تھے۔وَاِيَّايَ فَارْہَبُوْنِ. [14]"اور ہم سے ڈرتے رہو"، میں بھی اسی معنی میں ہے۔ بمعنی پارسا، متقی۔اہل لغت کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ رھب فعل ثلاثی مجرد لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے رھب فلاں یعنی فلاں ڈر گیا، اور کبھی متعدی استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے رھبہ یعنی دوسرے کو ڈرایا اور جب ثلاثی مزید فیہ استعمال ہو تو کہا جاتا ہے؛رھبہ واسترھبہ یعنی توعد [15]یعنی دوسرے کو ڈرانا۔

دوم: رھب کا مادہ (رھ ب) دقت پر بھی دلالت کرتا ہے [16]جیسا کہ پتلے تیر کو رھب اور سینے کی ایک چھوٹی ہڈی کو الرھابتہ کہا جاتا ہے۔[17]رھب (ثلاثی مجرد) ان مذکورہ بالا دونوں معانی (لازمی و متعدی) میں استعمال ہوتا ہے مگر اصطلاح میں پہلا معنی یعنی رھب بمعنی خوف (لازمی) ہی استعمال ہوتا ہے اور لفظ ترھیب تفعیل کا مصدر ہے رھب یرھب ترھیباً سے لیکن تفعیل کے مصدر سے بمعنی تخویف یعنی متعدی ہی استعمال نہیں ہوا بلکہ لازمی معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اہل عرب کہتے ہیں رھب الجمل [18] البتہ ترھیب بمعنی تخویف قراءت عشرہ میں سے ایک میں مستعمل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿تُرۡهِبُونَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ﴾ [19]۔اس آیت کے ضمن میں امام الازھری ؒ کہتے ہیں: یعقوب نے اسے ترھبون، بفتح الراء بسکون الراء پڑھا ہے البتہ دونوں کا معنی ایک ہی ہے [20]۔ جبکہ ابن منظور نے ثابت کیا ہے کہ ترھیب کا صیغہ کلام عرب میں تخویف کے معنی میں مستعمل ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں: ارھبتہ ورھبہ واسترھبہ کا معنی اخافہ وفزعہ [21]۔

---

[11] راغب اصفہانی، ابوالقاسم حسین بن محمد (م502ھ)، مفردات فی غریب القرآن، دار القلم بیروت، 1412ھ، ج1، ص367
Raghib Isfahani, Abu al-qasim Hussain bin Muhammad (d. 502 AH), Mufradat fi-Gharib al-Qur'an, Dar al-Qalam Beirut, 1412 AH, Volume 1, p. 367

[12] القرآن، 13:59

Al-Qur'an,59: 13

[13] القرآن، 90:21

Al-Qur'an,21: 90

[14] القرآن، 40:2

Al-Qur'an,2: 40

[15] الفیروزآبادی، محمد بن یعقوب (م۸۱۷ھ)، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1426ھ، ج1، ص192
Al-Firouzabadi, Muhammad bin Yaqoob (d. 817 AH), Al-Qamoos Al-Muheet, Masisat al-Risalah, Beirut, 1426 AH, Vol. 1, p. 192

[16] الرازی، ابی الحسین احمد بن فارس بن زکریا (م395ھ)، مقاییس اللغہ، ج2، ص448
Al-Razi, Abi al-Hussein Ahmad bin Faris bin Zakaria (d. 395AH), Muqaees al-Laghah, Volume 2, p. 448

[17] الرازی، ابی الحسین احمد بن فارس بن زکریا (م395ھ)، مقاییس اللغہ، ج2، ص538
Al-Razi, Abi al-Hussein Ahmad bin Faris bin Zakaria (d. 395AH), Muqaees al-Laghah, Volume 2, p. 538

[18] الزبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق (م1205ھ)، تاج العروس، ج2، ص538
Al-Zubaidi, Muhammad bin Muhammad bin Abdul Razzaq (d. 1205 AH), Taj al-Aros, vol.2, p.538

[19] القرآن 60:8

Al-Qur'an 8: 60

[20] الازہری، ابو منصور محمد بن احمد (م980ھ)، معانی القرات، مرکز البحوث سعودیہ، 1412ھ، ج1، ص443
Al-Azhari, Abu Mansoor Muhammad bin Ahmad (1980 A.H), Muaani al-Qiraat, Markaz al-bahus Saudi, 1412 AH, Volume 1, p. 443

[21] ابن منظور الافریقی، جمال الدین محمد بن مکرم (م711ھ)، لسان العرب، ج1، ص436
Ibn Manzoor Al-Afriqi, Jamal-ud-Din Muhammad bin Makram (d. 711 AH), Lisan al-Arab, Vol. 1, p. 436

### ترہیب کا اصطلاحی معنی و مفہوم

اصطلاح میں ترہیب کا استعمال برائی سے روکنے، گناہوں کے ارتکاب اور فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی پر سزاؤں کی وعید یا اللہ تعالی کی عظیم صفات کا ذکر کر کے سامعین کے دلوں میں خوف و ڈر پیدا کرنے کے لیے ہے۔ عبد الکریم زیدانؒ لکھتے ہیں: کل مایخف المدعو یحذرہ من عدم الاستجابتہ، اور فض الحق اوعدم الثبات علیہ بعد قبولہ[22] "یعنی جو بات سامع کو حق کے بعد اسے ثابت قدم نہ رہنے پر خوف دلائے اور ڈر پیدا کرے"۔

### ترغیب و ترہیب کی ضرورت و اہمیت

دین اسلام انسانی زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتا ہے زندگی کی مشکلات سے بچنے اور مشکلات میں پھنس جانے کی صورت میں ان سے نکلنے کی راہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالی کے احکامات و پیغامات بندوں تک پہچانے کیلئے انبیاء و رسل بھیجے گئے تا کہ انسان دنیاوی زندگی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے بعد اخروی جزا کا حق دار ٹھہرے۔ انبیاء کرام ﷺ نے رب کریم کے احکام و پیغام کے ذریعے انسان پر حق و باطل، صحیح و غلط، سچ و جھوٹ اور نیکی و بدی کو واضح کر دیا، پیغام الہی آجانے کی بعد انسان کو بااختیار بنا دیا گیا کہ وہ کس راہ پر چلے اور کسی سمت کو جائے احکامات الہی اور خواہشات نفس میں کس کو اختیار کرے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے دنیا کو انسان کیلئے دار العمل بنایا ہے یہاں کے عمل کے صلہ کے لئے اخروی جہان کا انتظام کیا ہے مگر انسانی فطرت میں ہے کہ وہ بااختیار ہونے کے بعد پیغامات الہی کے بر خلاف خواہشات ذاتی کی طرف میلان زیادہ رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کو دعوت الی اللہ میں ترغیب و ترہیب کے پہلو پر خصوصی توجہ دینے کی تاکید کی ہے اور انبیاء کرام نے اپنی قوموں کو دعوت دینے کیلئے ترغیب و ترہیب کے مختلف اسلوب کو اہتمام کے ساتھ اپنایا ہے۔ دین اسلام اور اس سے قبل کے تمام ادیان سماوی کی تعلیمات میں ترغیب و ترہیب دعوت الی اللہ کے بنیادی اسلوب مستعمل ہیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بھی ترغیب و ترہیب کا اسلوب کثرت و اہمیت کے ساتھ موجود ہے قرآن مجید کے اہم ترین علوم میں سے علم التزکیر ہے جو دراصل ترغیب و ترہیب ہی ہے جیسا کہ امام ابو بکر ابن عربیؒ اس ضمن میں رقمطراز ہے: علوم القرآن تین ہیں (۱) توحید (۲) تزکیر (۳) احکام[23]

توحید میں مخلوقات کی معرفت اور خالق کی معرفت اسکے اسماء و صفات اور افعال کی ذریعے تزکیر میں وعد و وعید، جنت و جہنم اور ظاہری باطنی صفات شامل ہیں۔ احکام میں تمام امور مکلفہ، نفع و نقصان کا بیان، امر و نہی اور مندوب کا ذکر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ ام القرآن ہے کیونکہ اس میں یہ تینوں علوم موجود ہیں اور سورۃ الاخلاص ثلث قرآن ہے کیونکہ اس میں ایک علم موجود ہے یعنی توحید۔ ابن عربیؒ کے مطابق: ترغیب و ترہیب قرآن مجید کے علوم ثلاثہ میں سے ایک ہے چونکہ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کیلئے سرچشمہ ہدایت ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔ ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[24]۔ اسی طرح رسول ﷺ قیامت تک آنے والے ہر انسان کی طرف رسول اور نبی بنا کر بھیجے گئے، تو قرآن و حدیث میں ترغیب و ترہیب کے اسلوب کی کثرت و اہمیت کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ ان دونوں طریقوں میں انسان کی نفسانی بیماریوں کا مکمل علاج ہے۔ جو انسان کو راہ راست پر رکھنے کیلئے موزوں اور ضروری ہے۔

ترغیب کا پہلو انسانی روح میں اچھائی اور اطاعت کے جذبوں کو متحرک کرنے، عمل صالح پر ابھارنے، نیکی کی طرف میلان بڑھانے اور صلہ و جزاء کی امید کو مضبوط کرنے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے جہاں بھی ترغیب کے پہلو کو اپنایا ہے اس سے مخاطب کو عمل اور اطاعت کا شوق، تعمیل حکم اور فرائض کی ادائیگی کا جذبہ اور اللہ تعالی سے اعمال پر بہترین صلہ کی قوی امید پیدا ہوتی ہے اور یہی ترغیب اور اس کے اسالیب سے مقصود ہوتا ہے۔

---

[22] زیدان، عبدالکریم، (م2014ء)، اصول الدعوۃ، ص437
Zaidan, Abdul Kareem (2014), Asul al-Dawa, Mossat al-Risalah, 1421 AH, p. 437

[23] ابن العربی، ابو بکر محمد بن عبداللہ (543ھ)، قانون التاویل، مؤسستہ علوم القرآن بیروت، ص:541
Ibn al-Arabi, Abu Bakar Muhammad bin Abdullah (543 AH), Law of Taweel, Institute of Al-Qur'an Studies, Beirut, p: 541

[24] القرآن، 82:17
Al-Qur'an,17: 82

ترہیب اعلیٰ ترین تربیتی کارکنوں میں سے ایک ہے اور انسانوں اور جانوروں کے میل جول کے لیے اعتدال پسند خوف کا وجود انتہائی ضروری ہے۔ یہ ہمیں کامیابی کی طرف راغب کرتا ہے جس سے ہم برے کاموں سے بچ کر اچھے کاموں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ ہمارے اخلاق اور ہمارے حسن سلوک بلاشبہ ذاتی اور معاشرتی فساد کا ذریعہ بن جاتے ہیں اگر ان کی حفاظت ماحولیاتی نظم ونسق اور انحطاط کے خوف سے نہ کی جائے اور اس کے علاوہ مستقبل کے برے نتائج کا اندیشہ وہی ہے جو اصلاح کرنے والے اپنی امت کے اندر رہتے ہیں۔ وہ اصلاح کی حمایت اور عزت دیتا ہے اور ان کو اس قابل بناتا ہے کہ امت کی اصلاح کے عمل میں جتنی بھی برائیاں رونما ہوں وہ بخوشی برداشت کریں۔ یہ زندہ رہنے کی ترغیب دیتا ہے اور یہ ایک فطری جذبہ ہے جس کے نتیجے میں انسان اپنی زندگی اور اس کی ضروریات کے تحفظ کے لیے اقدامات کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان اقدامات میں خود غرضی کا شکار رہتا ہے تو وہ خود غرضی میں اپنی دلچسپی کھو جانے کے خوف سے دوسروں کے حقوق غصب کرنے اور ان کی خلاف ورزی کرنے لگتا ہے۔ اس لیے جب خود اعتدال اور اصلاح نفس ضروری ہو تو اس کے لیے حوصلہ افزائی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ترغیب وترہیب کی ضرورت واہمیت کا اندازہ درج ذیل نکات سے بھی واضح ہو جاتا ہے۔

### 1۔ نزول قرآن کا مقصد

ترغیب وترہیب نزول قرآن کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے کیونکہ قرآن مجید سے لوگوں کو رب کی یاد دلانے، دینی دنیاوی مفادات کے ساتھ ساتھ انھیں اللہ اسکے رسولوں کی نافرمانی، گناہوں اور کفر کے برے انجام سے تنبیہ کرنا بھی مقصود تھا تاکہ ان کے دل متاثر ہوں اور گناہ و معصیت سے بچیں انبیاء ورسل علیہم السلام کی پیروی کریں تاکہ رب کریم کی طرف سے دنیوی واخروی اجر عظیم حاصل کر سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔اِنَّ ہٰذَا الْقُرْاٰنَ یَہْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔[25]۔علامہ سعدیؒ لکھتے ہیں: "فالقرآن مشتمل علی البشارۃ والنزراۃ وذکر الاسباب التی تنال بھا البشارۃ وھو الایمان والعمل الصالح والتی تستحق بھا المزارۃ وضد ذالک"[26] یعنی قرآن مجید ترغیب وترہیب پر مشتمل ہے بشارت اور ترغیب کو ذکر کرنے کا حاصل ایمان اور اعمال صالحہ ہیں اور ترہیب اور نزارتہ[27] کو ذکر کرنے کا حاصل کفر واعمال سیئہ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِہٖ قَوْمًا لُّدًّا۔[28]۔یعنی قرآن مجید کے الفاظ و معنی کو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے لئے آسان فرما دیئے تاکہ نبی کریم ﷺ متقین کو ثواب کی ترغیب دے کر دنیا و آخرت کے اجر عظیم کی خوشخبری سنائیں اور اہل کفر و باطل کو ان کے اعمال کے برے نتائج سے ڈرائیں۔[29] چنانچہ ترغیب وترہیب قرآن مجید کے اہم مقصد میں سے ایک ہے کیونکہ قرآن مجید رشد وہدایت ہے، یہ ہدایت ترغیب وترہیب کا اسلوب استعمال کر کے ہی دی جاتی ہے۔

### 2۔ دعوت نبی ﷺ کا اہم ذریعہ

نبی اکرم ﷺ نے ترغیب وترہیب کو دعوت اسلام میں ایک بنیادی وسیلہ کے لحاظ سے استعمال کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ کی حیات پاک کا کوئی ایسا لمحہ نہیں کہ ترغیب وترہیب کے بغیر آپ ﷺ نے کفار کو مذہب اسلام کی طرف بلایا ہو چنانچہ قریش مکہ کو انذار وترہیب کے ذریعہ دعوت دینے کے واقعات میں سے ایک وہ ہے جس کو سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ جب،وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔[30] کی آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ صفا پہاڑی پر

---

[25] القرآن،9:17

Al-Qur'an 17: 9

[26] السعدی، عبدالرحمن بن ناصر (1957ء)، تفسیر سعدی، (مترجم) لودھی، طیب شاہین، دارالسلام بیروت، 2002ء، ج1، ص122
Al-Saadi, Abdul Rahman bin Nasir (1957), Tafsir Saadi, (Translator) Lodhi, Tayyab Shaheen, Dar al-Salam Beirut, 2002, vol.1, p. 122

[27] نزار: کمزور، دبلا پتلا، مفلس

Nazar , Qamzoor , Dubla,Patala ,Mufalus

[28] القرآن،97:19

Al-Qur'an 19: 97

[29] تفسیر سعدی، دارالسلام، ص1600

Tafseer Saadi , Dar Ul Salam , pg 1600

[30] القرآن،214:26

Al-Qur'an 26: 214

چڑھ گئے اور آواز لگائی یابنی فہر یابنی عدی، قریش کے قبیلوں کے نام لئے تاکہ وہ جمع ہو جائیں چنانچہ ابو لہب اور باقی قریش جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں آپ کو بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو تم لوگوں پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا آپ میری تصدیق کریں گے؟ لوگوں نے کہا بالکل کیونکہ ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا پایا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! بیشک میں تمہیں اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔ ابو لہب نے کہا: تبالک سائرالیوم الھذا جمعتنا؟ جس کے بعد سورۃ لہب نازل ہوئی۔[31] یہ مثال ترہیب کی تھی۔

**ترغیب کی مثال:** ایک دوسرا واقعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی دعوت الی اللہ کے ابتدائی اسفار میں سے ہے جس کو سیدنا طارق محاربیؓ نے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا تھا آپ پر سرخ لباس تھا آپ فرما رہے تھے: یاایھاالناس قولولااله الااللہ تفلحون[32]، یعنی اے لوگو لاالہ اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے یعنی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو مبشر او نذیر اکہا ہے جس سے دعوت دین اور تبلیغ میں ترغیب و ترہیب کی اہمیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا.وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا.[33]۔

## 3۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی اسلوب

ترغیب و ترہیب استعمال پر نبی و رسول علیہم السلام نے کیا۔ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اپنی امت کو اطاعت و فرمانبر داری کی ترغیب دی کفر و نافرمانی سے روکا اور اس کے برے انجام سے ڈرایا، چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ﴾[34]۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارسال الرسل کا مقصد بتایا ہے جو کہ دعوۃ الی اللہ بالبشارۃ والنذارۃ یعنی تبشیر و انذار اور ترغیب و ترہیب ہے۔ یعنی وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا بالترغیب والترھیب[35] اس سے ترغیب و ترہیب کی اہمیت واضح ہے۔

## 4۔ فطرت انسانی کے موافق اسلوب

انسانی فطرت و بشری طبعیت کے عین موافق ہے۔ کیونکہ فطری طور پر انسان ہر ایسی چیز کی طرف میلان اور طمع رکھتا ہے جو جلد یا دیر سے اسے نفع دے اور اس چیز سے دور بھاگتا ہے جس سے کسی بھی وقت نقصان متوقع ہو ترغیب و ترہیب کی اہمیت اس طرح واضح ہو گئی کہ ترغیب کے ذریعے ہی انسان کے اچھے اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے جو اسے دنیا و آخرت میں نفع دیتے ہیں اور ترہیب کے ذریعے برے اور نقصان دہ عمل سے بچ جاتا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعمال پر مرتب ہونے والے ثمرات اخروی (جزاوسزا) جنت کی نعمتیں اور جہنم کی ہولناکیوں کو انسان کی دنیاوی آنکھ سے اوجھل رکھا ہے تو قرآن مجید ، دیگر سماوی کتب و صحف اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے جنت کی نعمتوں کے اوصاف و فضائل، نعمتوں اور لذت بھری اخروی زندگی کے حالات بتا کر اور جہنم کی ہولناکیوں، اہل جہنم کی تکالیف میں بھری زندگی اور ان کے حالات کی منظر کشی کر کے انسانی دل و دماغ کو فطرت کے موافق ڈھالنے کے لیے اسے اعمال

---

[31] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل (م256ھ)، الصحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب وانذر عشیر تک الاقربین
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail (d. 256 AH), Sahih al-Bukhari, Kitab al-Tafseer, Baab wa anzar al-Ashir Tak Al-Aqrabin

[32] ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (م311ھ)، صحیح ابن خزیمہ، کتاب الوضوء، مترجم: ابوالعلا، محمد محی الدین جہانگیر، شبیر برادرز لاہور، ج1، ص179
Ibn Khuzimah, Abu Bakar Muhammad Bin Ishaaq (311 AH), Sahih Ibn Khuzimah, Kitab al-Wudhu, Translator: Abul Ala, Muhammad Muhyiddin Jahangir, Shabbir Brothers Lahore, vol.1, p.179

[33] القرآن 33:45،46
Al-Qur'an 33: 45,46

[34] القرآن 6:48
Al-Qur'an 6: 48

[35] القرطبیؒ، شمس الدین محمد بن احمد بن ابو بکر (م671ھ)، تفسیر قرطبیؒ، ضیاء القرآن لاہور، 2012ء، ج3، ص811
Al-Qurtubi, Shams-ud-Din Muhammad bin Ahmad bin Abu Bakar (d. 671 AH), Tafsir al-Qurtubi, Zia-Al-Qur'an Lahore, 2012, vol.3, p.811

صالحہ کی ترغیب دی اور اعمال سیئہ کے انجام سے ڈرایا کیونکہ فطرت انسانی بھی یہی ہے کہ انسان جس چیز میں فائدہ پاتا ہے اسے قبول کرتا ہے اور نقصان دہ چیز سے بچتا ہے اور اللہ تعالیٰ فطرت انسانی کو جانتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَہُوَاللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ.[36] اور انبیاء کرام کے متعلق فرمایا:

اِنَّہُمْ کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَہَبًا ۭ وَکَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ.[37] ۔امام طبریؒ اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں رغباً سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کرام رب کریم کی عبادت سے اس چیز کی رغبت کرتے تھے جس کی وہ اللہ تعالیٰ سے فضل ورحمت کی امید رکھتے تھے اور رھبا سے مراد یہ ہے کہ عبادت چھوڑنے اور معصیت کی راہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا سے ڈرتے تھے۔[38]

مندرجہ بالا نکات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام میں ترغیب وترہیب کی اہمیت اور ایک خاص مقام ہے اور یہ اسلوب ایک بنیادی اصول ہے جو انبیاء ورسل علیہم السلام نے اپنی دعوت میں استعمال کیا ہے۔ صالحین اپنی نصیحت میں، مصنفین نے اپنی تصانیف میں اور مبلغین نے دعوت دین میں ترغیب وترہیب کے اسلوب کو اہتمام کے ساتھ اپنایا ہے۔

## ترغیب وترہیب کے اثرات ونتائج

قرآن مجید میں ترغیب وترہیب کے مستعمل اسالیب کو معاشرے میں اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید کے دیگر اسالیب کی طرح ترغیب وترہیب کے اسالیب بھی انسانی معاشرے پر گہرا اثر مرتب ہوا اور ہو رہا ہے، ترغیب سے انسانی اطاعت الٰہی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور ترہیب سے شیطان کی سازشوں اور چالاکیوں سے بچتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں: ''ترغیب ورجاء کی مثال غذا کی سی ہے جب کہ ترہیب اور خوف دوا کے مشابہ ہے''۔[39]

## ترغیب کے قرآنی اسالیب کے معاشرتی اثرات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کو مختلف امور کے متعلق ترغیب کے جو اسالیب اختیار کیے ہیں ان کے معاشرتی اثرات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے ان اسالیب کو نہ صرف اپنایا بلکہ ان کے مطابق زندگی گزارنے کے اصول وضوابط اور اسلوب طے کیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جینے کے آداب، رہنے کے اصول بتا دیے اب مسلمانوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ قرآنی اسالیب پر اپنی زندگی استوار کریں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ.[40] ۔جب بندے اپنی حالت کو بدل لیتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں تو پھر ان کی بدبختی کی حالت کو بھلائی، مسرت، خوشی اور رحمت کی حالت میں بدل دیتا ہے۔[41] رب کریم نے قرآن مجید میں انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے اصول وضع کیے، اس کی توضیح نبی کریم ﷺ نے فرمائی اور صحابہ کرامؓ نے ان اصولوں پر زندگی گزار کر دکھائی ہے، دین اسلام اپنے اندر ایک جاذبیت

---

[36] القرآن 14:67
Al-Qur'an 67: 14

[37] القرآن 90:21
Al-Qur'an 21: 90

[38] الطبری، محمد بن جریر (م310ھ)، جامع البیان المعروف تفسیر طبری، موسسۃ الرسالۃ بیروت، 1994ء، ج5، ص278
Al-Tabari, Muhammad bin Jarir (d. 310 AH), Jami al-Bayan al-Ma'roof Tafsir al-Tabari, Mossat al-Rasalat Beirut, 1994, vol. 5, p. 278

[39] تھانوی، اشرف علی، (م1943ء)، اشرف التفاسیر، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، 1430ھ، ج2، ص364
Thanvi, Ashraf Ali, (d. 1943), Ashraf al-Tafaseer, Idara Talifat Ashrafiya, Multan, 1430 AH, Volume 2, p. 364

[40] القرآن 11:13
Al-Qur'an 13: 11

[41] السعدی، عبدالرحمن بن ناصر (1957ء) تفسیر سعدی (مترجم) طیب شاہین لودھی، ص131
Al-Saadi, Abdul Rahman bin Nasir (1957), Tafsir Saadi, (Translator) Lodhi, Tayyab Shaheen, p131

رکھتا ہے، انسان کو بھلائی کی طرف ترغیب سے بلاتا ہے اور برائی سے ترہیب کے ذریعے روکتا ہے۔ قرآن مجید میں اختیار کیے گئے ترغیب و ترہیب کے قرآنی اسالیب کا معاشرے پر گہرا اثر مرتب ہوا اور ہو رہا ہے۔

## ایمان کی ترغیب میں قرآنی اسالیب کے اثرات

قرآن مجید میں ایمان کی ترغیب کے پہلو میں اللہ تعالی نے متعدد اسالیب اختیار کیے۔ تاہم ان کے معاشرتی اثرات درج ذیل ہیں:

**اطاعت:** ایمان کی ترغیب کے اسالیب میں رب کریم نے ایمان لانے کی صورت میں متعدد انعامات و اعزازات کا وعدہ کیا جن سے بندہ مومن کے دل میں ایمان لانے کے بعد اللہ اور اس کے نبی ﷺ کے احکامات کا شوق پیدا ہوتا ہے، اطاعت کا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے۔ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾[42]۔ کا تقاضا یہ ہے کہ رب کریم نے جو بھی اختیار دیا ہے اس سے اس کے قدموں میں ڈال دیا جائے۔[43] ظاہر ہے اگر اطاعت ہے تو ایمان ہے اور اگر اطاعت نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ واضح رہے کہ یہ بات حقیقی ایمان کی ہو رہی ہے، قانونی عقیدے کی نہیں، جس کی بنیاد پر ہم دنیا میں کسی کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

**امید ور جاء اور فوز و فلاح:** ایمان کی ترغیب میں دنیاوی اعزاز و اکرام کے ساتھ ساتھ اخروی فوز و فلاح اور اجر عظیم کا وعدہ بھی کیا گیا۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ.[44]۔ ایمان و تقویٰ کے بدلے میں منقسم ہیں: اطاعت گزار اور نافرمان، مومنین اور منافقین، مسلمان اور کفار، تاکہ ان پر اللہ تعالی کا ثواب و عتاب مرتب ہو اور اس کا عدل و فضل اور اس کی مخلوق پر اس کی حکمت ظاہر ہو۔[45] یوں قرآن مجید جب مسلمان کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف ایمان کے بدلے مختلف انعامات کے وعدوں کا تذکرہ کرتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کے انعامات، رضا اور رحمت کی امید وابستہ ہو جاتی ہے جو اسے اعمال صالح کی طرف راغب کیے رکھتی ہے۔ اور بندہ مومن مایوسی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ جب انسان کے سامنے اس کے اعمال کا بدلہ اور جزاء سامنے ہو تو وہ مایوس نہیں ہوتا۔

**امن و سلامتی:** دین اسلام امن و سلامتی کا درس دیتا ہے، قرآن و حدیث کا ہر پہلو دنیا میں امن کے قیام کا درس دیتا ہے۔ اسلام نے پہلی بار دنیا کو امن و محبت کا درس دیا اور ایک پائیدار ضابطہ حیات پیش کیا جسے "اسلام" کا نام دیا گیا جس کا مطلب ہے "دائمی امن و سکون اور ابدی سلامتی کا مذہب"۔ یہ نام دنیا کے کسی مذہب نے حاصل نہیں کیا، اسلام نے ایک مضبوط بنیاد پر امن و آشتی کا ایک نیا باب شروع کیا اور پوری علمی و اخلاقی قوت اور فکری بلندی کے ساتھ اسے وسعت دینے کی کوشش کی، آج دنیا میں امن و ہم آہنگی کا جو رجحان پایا جاتا ہے۔ جاتا ہے اور ہر طبقہ اپنے اپنے انداز میں امن کا گہوارہ تلاش کر رہا ہے، یہ بڑی حد تک اسلامی تعلیمات کی روشنی ہے۔[46] اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے کیے گئے وعدے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

---

[42] القرآن 59:4
Al-Qur'an 4: 59

[43] اردو پبلشر، (اطاعت کا قرآنی تصور)، 5 مئی، 2023ء، https://urdupub.com/r-76-360
Urdu Publisher, (Qur'anic Concept of Obedience), May 5, 2023, https://urdupub.com/r-76-360

[44] القرآن 179:3
Al-Quramn 3: 179

[45] السعدی، عبدالرحمن بن ناصر (1957ء) تفسیر سعدی (مترجم) ڈاکٹر طیب شاہین لودھی، ص452
Al-Saadi, Abdul Rahman bin Nasir (1957), Tafsir Saadi, (Translator) Lodhi, Tayyab Shaheen, p. 452

[46] قاسمی، اختر امام عادل، (اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے)، ماہنامہ دار العلوم، شمارہ 1، ج: 92، محرم الحرام 1429ھ
Qasmi, Akhtar Imam Adil, Mufti (Islam is a religion of peace and security), Darul Uloom Monthly, Issue 1, Vol: 92, Muharram Al Haram 1429 AH

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا.[47]۔ مفتی محمد شفیع عثمانیؒ اس آیت کی اختصار کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ان کے خوف کے بعد وہ اس کو امن سے بدل دے گا، بشر طیکہ وہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں (کھلے یا چھپے ہوئے) جس کو ریا کہتے ہیں۔یعنی یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین پر ثابت قدم رہنے سے مشروط ہے اور یہ وعدہ دنیا اور آخرت میں ہے جو ایمان اور عمل صالح کے لیے اجر عظیم اور ابدی راحت کا وعدہ ہے۔ یہ اس کے علاوہ ہے۔[48]

**محبت واتفاق:** ایمان کی ترغیب کے سلسلے میں ایمان کو محبت واخوت کا رشتہ بتایا گیا، مسلمانوں کو ایمان کی بدولت ایک دوسرے کا بھائی کہا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾[49]۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں: یہ آیت دنیا میں ایک مضبوط قوم بناتی ہے اور اس ہی کی برکت ہے کہ دوسرے عالم مذاہب یا مسلکی پیروکاروں میں وہ بھائی چارہ نہیں پایا جاتا جو مسلمانوں کے درمیان پایا جاتا ہے۔اسی حکم کی اہمیت اور تقاضوں کو نبی کریم ﷺ نے بکثرت بیان فرمایا جسے اس کی پوری روح سمجھ آجاتی ہے"۔[50]

یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لانے سے پہلے ایک دوسرے کی جان تک کے دشمن تھے مگر ایمان کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں محبت ڈال دی، قبیلوں اور خاندانوں کی دشمنی اخوت اور بھائی چارے میں بدل گئی۔ دنیا کی تاریخ میں یہ ایک ایسا انقلاب ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

### اعمال صالحہ میں ترغیب کے قرآنی اسالیب کے اثرات

ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اعمال کی ترغیب دی ہے۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات ایسی ہیں جس میں بار بار صالح عمل کی نصیحت کی گئی ہے، کیونکہ ایمان کا ثمرہ ہی نیک اعمال ہیں اور نیک اعمال سے خالی زندگی بے ایمانی اور گمراہی کی علامت ہے۔ رب کریم نے اسی لیے اہل ایمان کا ذکر خیر و برکت کی تعریف سے فرمایا اور ان کے اعمال صالحہ کا ذکر فرمایا۔[51] چنانچہ اعمال صالحہ خواہ وہ فرائض میں سے ہوں یا واجبات و مندوب، سب کے متعلق قرآن کریم اسالیب اپنے گہرے اثرات رکھتے ہیں۔ اعمال صالحہ کے متعلق ترغیب کے اسالیب درج ذیل اثرات کے حامل ہیں۔

**نزول رحمت:** قرآن مجید میں متعدد اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب بتایا گیا جو بندے پر رب کی طرف سے ایک خصوصی احسان اور اعزاز ہوتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾[52]۔ مولانا اصلاحیؒ اس آیت کے ضمن میں رقمطراز ہیں: "یہ علاج بتایا ہے کہ اگر اپنے دلوں کو نفاق، خوف اور شک کے امراض سے پاک رکھنا چاہتے ہو تو نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کے ہر حکم کی بے چون وچرا

---

[47] القرآن 55:24

Al-Qur’an 24:55

[48] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، 1422ھ، ج6، ص436

Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Maktabah Maarif al-Qur'an Karachi, 1422 AH, Vol. 6, p. 436

[49] القرآن 10:49

Al-Qur’an 49: 10

[50] مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، 1415ھ، ج5، ص683

Maududi, Abu al-Ala, Sayyed, Tafheem Al-Qur’an, Idarah Tarjuman Al-Qur’an Lahore, 1415ah, vol. 5, p 683

[51] عتیق الرحمن سلفی، (انسانی زندگی پر اعمال صالحہ کے اثرات)، جولائی 2020ء، https://ahlussumah.net/?p=351

Atiq-ur-Rahman Salafi, (Effects of righteous deeds on human life), July 2020, https://ahlussumah.net/?p 351

[52] القرآن 56:24

Al-Qur’an 24: 56

اطاعت کرو۔ اگر یہ راہ اختیار کروگے تو تم پر اللہ کی رحمت ہوگی اور تم دنیا اور آخرت دونوں میں فائز المرام ہوں گے "۔[53] یہاں رحمت کے مستحق صرف وہ لوگ ہیں جو چند شرائط کو پورا کریں اول یہ کہ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کریں یعنی تمام واجبات شرعیہ کو ادا کریں اور ناجائز کاموں سے دور رہیں، دوسرے یہ کہ وہ اپنے اموال میں اللہ تعالیٰ کے لیے زکوٰۃ نکالیں، تیسرے یہ کہ ہماری سب آیات پر بلا کسی استثناء اور تاویل کے ایمان لائیں۔[54]

**تقویٰ کا حصول:** تقوی کا معنی ہے: احکام الٰہی، پرہیزگاری، اللہ کا خوف، مزید یہ کہ تقویٰ سے مراد اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کے اوامر کو پورا کرنا اور کفر و شرک سے بچنا ہے۔ یعنی ان چیزوں سے بچنا جو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے نزدیک ناپسند ہوں۔ جو یہ سب کرتا ہے اسے متقی کہا جاتا ہے۔[55] قرآن مجید میں متعدد اعمال صالحہ کو تقویٰ کا سبب اور علامت بتایا گیا ہے۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.[56]۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: "یہ روزے کی اصل غرض بیان ہوئی ہے۔ سارے قانون کی بنیاد تقوی پر ہے، تقویٰ کی وجہ سے ہی اپنے جذبات و خواہشات پر قابو پانے کی صلاحیت حاصل ہوتی ہے اور اسی صلاحیت و قوت کی بہترین تربیت روزوں کے ذریعے سے ہوتی ہے"[57]۔ سچائی اور صدق کی ترغیب دیتے ہوئے سچائی کو تقویٰ کی علامت بتایا ہے۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔[58]

**گناہوں سے حفاظت اور معاملات کی بہتری:** عمل صالح کا نتیجہ عمل سیئہ سے حفاظت ہے۔ اور نیک اعمال سے بندے کے معاملات میں بھی بہتری آتی ہے ارشاد ہے: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَالْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ[59]۔ و اصلح بالھم لفظ بال ایک جامع لفظ ہے۔ یہ ظاہر و باطن دونوں قسم کے احوال پر حاوی ہوتا ہے اس وجہ سے اس کے معنی ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ظاہر و باطن اور دنیا و آخرت دونوں کے تمام احوال درست کردے گا۔[60] اسی طرح نماز جو سب سے بڑی عبادت اور عمل صالح ہے اس کے متعلق فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ [61]۔ مفتی محمد شفیع عثمانی اس ضمن میں لکھتے ہیں: "کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے، نماز اسے فحاشی اور تکذیب سے روکتی ہے۔ فحاشی کسی ایسے برے کام کو کہا جاتا ہے جس کی برائی کھلی اور اتنی واضح ہو کہ ہر عقلی مومن یا کافر اسے برا سمجھتا ہو جیسے زنا، ناجائز قتل، چوری، ڈاکہ وغیرہ اور اس کے غیر قانونی ہونے پر اہل شرع کا متفق ہونا ضروری ہے"۔[62]

---

[53] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن لاہور، 2009ء، ج5، ص427
Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, Faran Foundation Lahore, 2009, vol.5, p.427

[54] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج4، ص71
Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Vol. 4, p. 71

[55] قاسمی، توقیر عالم، مفتی (تقویٰ)، دارالعلوم، شمارہ: 4-5، جلد: 105، شعبان المعظم۔ شوال المکرم 1442ھ
Qasmi, Taqeer Alam, Mufti (Taqwa), Darul Uloom, Issue: 4-5, Volume: 105, Shaban al-Muzam. Shawwal-ul-Mukarram 1442 AH

[56] القرآن 182:2
Al-Qur’an 2: 182

[57] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج1، ص445
Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.1, p.445

[58] القرآن 33:39
Al-Qur’an 39: 33

[59] القرآن 2:47
Al-Qur'an 2: 47

[60] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج7، ص396
Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.7, p.396

[61] القرآن 45:29
Al-Qur'an 29: 45

[62] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج6، ص697
Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Vol. 6, p. 697

### 3۔ معاشرتی آداب واخلاق میں ترغیب کے اثرات

اخلاقی اقدار کی تعلیمات تمام مذاہب میں موجود ہیں اگرچہ بعض اعمال ایسے ہیں جو ایک مذہب میں تو اخلاق حسنہ میں شامل ہیں مگر دوسرے میں وہ بداخلاقی کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔اسلام اخلاق حسنہ کا دین ہے۔رب کریم نے قرآن کریم میں بار بار مسلمانوں کو اخلاق حسنہ اپنانے کی ترغیب دی ہے۔ پھر اگر انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات مبارکہ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کی زندگی اپنی امت کے لیے اخلاق حسنہ کا منبع تھی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾[63]۔چنانچہ قرآن مجید نے اخلاق حسنہ کی ترغیب میں جو اسالیب اختیار کیے ہیں ان کے انسانی معاشرے پر بہت زیادہ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

**صبر:** صبر اخلاق حسنہ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اسی وجہ سے صبر کو قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ایمان کے ساتھ بیان کیا گیا۔قرآن کریم کی تقریباً ایک سو تین آیات میں صبر کی اہمیت، فضیلت، مقام ومرتبہ اور صبر کی ترغیب وتاکید اور صبر کے فوائد، نتائج اور ثمرات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ سب ایسی چیزیں ہیں جن سے صبر کی برتری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔[64] اخلاق حسنہ کی ترغیب میں صبر کرنے پر مختلف انعامات واعزازات کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ معاشرے میں خصوصاً مسلمانوں میں اللہ کی رضا پر راضی ہو کر مشکل حالات اور مصائب کے وقت صبر کو اہمیت مل گئی، صبر کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی یوں یہ اخلاق حسنہ کا اہم رکن بن گیا۔قرآن مجید میں کہیں صبر کو کامیابی اور فلاح کا ذریعہ بتایا ہے۔ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔[65] تفسیر سعدی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "رب کریم نے مسلمانوں کو ایسی چیز کی طرف ترغیب دی ہے جو انہیں فلاح کی طرف پہنچاتی ہے جو فتح، خوشی اور کامیابی ہے اور انکی طرف جو راستہ لے جاتا ہے وہ صبر کے لوازمات میں سے ہے۔اور وہ راستہ یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے، مصائب ومشکلات اور نفس پر بھاری احکام پر صبر کرے"۔[66] دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔اِنِّیْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ[67]۔علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے ضمن میں رقمطراز ہیں:"بے چارے مسلمان تمہاری زبانی اور عملی ایذاء پر صبر کرتے تھے، آج تم دیکھ رہے ہو کہ ان کو تمہارے خلاف کیا پھل ملا ہے، وہ اس مقام پر پہنچائے گئے ہیں جہاں انہیں ہر قسم کی میانہ روی اور ہر طرح کی لذت وخوشنودی کا سامنا ہے"[68]۔

**سچائی:** صدق وسچائی اسلام کا وہ خوبصورت خلق ہے کہ جو انسانی اخلاق کی تکمیل کا بنیادی ذریعہ ہے اس کے بغیر انسان کے اخلاق ناتمام رہتے ہیں۔قرآن مجید میں اخلاق حسنہ کی ترغیب میں صادقین کی تعریف کی گئی، ان کے لیے مختلف انعامات کا وعدہ کیا گیا اور سچائی پر حوصلہ افزائی کی گئی جس سے ان اسالیب نے خصوصاً مسلم معاشرے میں سچائی کو فروغ دیا اور سچ بولنے والوں کی قدر ومنزلت کو بڑھایا۔اگر اثرات اور نتائج کا جائزہ لیا جائے تو یہی سچائی

---

[63] القرآن 21:33
Al-Qur'an 33:21

[64] ندوی، محمد اسجد قاسمی، مولانا، صبر اور شکر تقابلی جائزہ، ماہنامہ دارالعلوم، انڈیا، جلد: 89، صفر، ربیع الاول 1426ھ
Nadvi, Muhammad Asjad Qasmi, Maulana, Sabar aur Shukar Taqabali Jaiza, Mahnama .Darul Uloom, India, Volume: 89, Safar, Rabi Al-Awwal 1426 AH

[65] القرآن 200:3
Al-Qur'an 3: 200

[66] تیسیر الکریم الحرمین، ج1، ص162
Taysir al-Karim al-Haramain, Vol. 1, p. 162

[67] القرآن 111:23
Al-Qur'an 23: 111

[68] عثمانی، شبیر احمد، علامہ (م1949ء)، تفسیر عثمانی، ص148
Usmani, Shabbir Ahmad, Allama (d. 1949), Tafsir Usmani, p. 148

ہے جو انسانی معاشرے کو فلاح و حقیقی کامیابی اور راہ راست پر لے جاتی ہے۔ اس سے حق کی خاطر لڑنے اور قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے[69]۔ قرآن مجید میں سچائی کا بدلہ جنت قرار دیا گیا ہے۔ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[70] عام طور پر حقائق کے مطابق اقوال کو سچا سمجھا جاتا ہے اور ان کے مخالف کو باطل سمجھا جاتا ہے، لیکن قرآن و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ حق اور باطل مشترک ہے، یعنی ان میں قول و فعل دونوں شامل ہیں، چنانچہ اس حدیث میں ہے۔، متضاد اعمال کو غلط کہا جاتا ہے۔ تحلی بمالم یعط کان کلابس ثوب زور (مشکوۃ)''اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ایسے زیور سے آراستہ کرے جو اسے نہیں دیا گیا تھا، یعنی کسی ایسی صفت یا عمل کا دعویٰ کرے جو اس کے پاس نہیں ہے تو گویا اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن لیے''۔[71]

**شکر:** شکر اللہ کی لامحدود رحمت، شفقت، ربوبیت، خوشحالی اور دیگر نعمتوں کے بدلے دل سے پیدا ہونے والی کیفیت اور جذبات کا نام ہے۔ جب انسان اپنے نفس اور کائنات کا شعور کی آنکھوں سے جائزہ لیتا ہے تو اسے اپنے وجود، زندگی اور ارتقاء کی صورت میں ایک معجزہ نظر آتا ہے۔ وہ اندرونی طور پر بھوک، پیاس، تھکاوٹ اور جنسی تقاضوں کو پاتا ہے، لیکن بیرونی طور پر وہ ان ضروریات کے لیے دستیاب ذرائع کو خوراک، پانی، نیند اور ساتھی کی شکل میں دیکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ ساری کائنات اس کی زندگی کو ممکن اور مستحکم بنانے کے لیے اس کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ پس وہ ان اسباب فراہم کرنے والے اللہ کی نعمتوں کو پہچانتا ہے اور دل سے اس کا شکر ادا کرتا ہے۔[72] قرآن مجید میں اخلاق حسنہ کی ترغیب میں شکر کو بندے کے لیے رضاالٰہی قرار دیا ہے۔ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ[73] جس میں دو خصلتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اللہ تعالیٰ اسے صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا نہیں لکھتا، جو شخص اپنے دینی امور میں اپنے سے برتر دیکھے اور اسے اختیار دے، اور اگر وہ کسی کو دنیوی معاملات میں اپنے سے کمتر دیکھے اور اس کے ساتھ امتیازی سلوک پر اللہ کی حمد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر کے ساتھ لکھتا ہے اور جو شخص کسی کو اس کے دینی معاملات میں اس سے کمتر (کم پرہیزگار) دیکھتا ہے تو اس کی تعریف کرتا ہے۔ اگر وہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جو معاملات میں اس سے برتر ہے (زیادہ امیر) اور اپنی (کم) حالت پر افسوس کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر صبر نہیں لکھتا۔[74] اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شکر کی اہمیت کو اجاگر کیا اور اسے ایمان کے لوازم میں سے ایک قرار دیا جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں شکر گزاری کی عادت پیدا ہوئی۔ لیکن ہم انسان غفلت کی وجہ سے محنت نہیں کر رہے جو کہ ہماری کمزوری ہے۔

---

[69] ابو اللیث فلاحی، ساجدہ، اسلام میں سچ اور جھوٹ کا تصور، مضامین ڈاٹ کام، 5 دسمبر، 2017ء

Abul Laith Falahi, Sajida, Islam main Such aur jhoot ka Taswar, mazaamin.com, December .5, 2017

[70] القرآن 119:5

Al-Qur'an 5: 119

[71] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج3، ص274

Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Vol. 3, p. 274

[72] رضوان اللہ، شکر الٰہی، روزنامہ نوائے وقت، 24 نمبر، 2017ء۔

htts://www.nawaiwaqt.com.pk/24-Nov-2017/711244
Rizwanullah , Shukar Elahi, Daily Nawai Waqt, No. 24, 2017.
https://www.nawaiwaqt.com.pk/24-Nov-2017/711244

[73] القرآن 7:39

Al-Qur'an 39: 7

[74] عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین (مترجم) کپڑونجی، مستقیم بن مشتاق، مولانا، مکتبۃ الحفیظ، گجرات، ص204

Idat al-Sabreen wa Dakhirat al-Shakreen (Translator) Kaprunji, Mustaqeem bin Mushtaq, Maulana, Maktabat al-Hafiz, Gujarat, p. 204

## اسالیب ترہیب کے معاشرتی اثرات ونتائج

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ذات کی وحدانیت، انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت اور دین اسلام کی حقانیت کی بے شمار نشانیاں بتائی ہیں۔ دین اسلام کے احکام، فرائض، عبادات، معاملات اور عقائد کو خوب واضح کر کے بیان کیا تاکہ کسی کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اگر کوئی ایمان لانے سے انکار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید کا منکر ہے، ظلم و ناانصافی میں ملوث ہے، احکام الٰہی کی نافرمانی کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو نہیں مانتا اور عبادات و معاملات میں غفلت سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے ساتھ ترہیب کا معاملہ کیا ہے، انہیں ان کے اعمال و عقائد کے برے نتیجے سے ڈرایا ہے اور جہنم کے عذاب کی شدت سے خوف دلایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی و بدی اور حق و باطل کا علم عطا کیا ہے۔ اس میں اچھائی کے انتخاب اور برائی سے بچنے کی خواہش بھی ڈالی ہے لیکن اس کی یہ فطرت جانوروں کی جبلت کی طرح نہیں ہے کہ انحراف کرنے پر قادر نہیں اور اس سے ڈرتا ہے بلکہ اپنے اندر اختیار بھی رکھتا ہے، اسی وجہ سے وہ بعض اوقات اپنی خواہشات اور دنیا کی محبت میں اس طرح اندھا ہو جاتا ہے کہ حق و باطل کا علم ہوتے ہوئے نہ صرف باطل کی پیروی کرتا ہے بلکہ باطل کی تائید میں فلسفے بھی ایجاد کر دیتا ہے[75]۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں اور انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ راہ راست پر رہے اور نفس کی خواہشات کی پیروی سے اجتناب کرے جس کا انسانی زندگی پر بہت اثر ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل سماجی اثرات ترہیب کے قرآنی اسلوب سے پیدا ہوئے۔

### کفر اور شرک سے ترہیب کے اثرات

ایمان کے مقابلے میں کفر و شرک اللہ تعالیٰ کے حق میں ڈاکہ اور جرم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں کفر و شرک کی سب سے زیادہ ترہیب کی گئی ہے جس کے درج ذیل اثرات ہیں۔

**معرفت الٰہی:** اللہ تعالیٰ نے انسان کو کفر اور شرک سے ڈرانے کے لیے متعدد اسالیب اختیار کیے، کہیں عذاب سے ڈرایا، کہیں کفر کے انجام سے خوف دلایا اور کئی مقامات پر جھوٹے معبودوں کی عاجزی، عدم قدرت اور باطل ہونے کو واضح کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ معبودان باطلہ کو اپنا سب کچھ جان کر انہیں کو حق سمجھ رہے تھے جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں واضح کیں تو وہ جھوٹے معبودوں سے معبود حقیقی کی طرف مائل ہو گئے انہیں معرفت الٰہی حاصل ہو گئی۔ انسان کے علم الٰہی کی طرف متوجہ نہ ہونے کی ایک وجہ نفس اور شیاطین ہیں جو ہر وقت اسے گھیرے رہتے ہیں اور اسے اس کی طرف مائل نہیں ہونے دیتے اور دوسری وجہ اس لذت والے علم سے انسان کی ناواقفیت ہے۔ کوئی شخص ایسی چیز کیسے مانگ سکتا ہے جس کی لذت کو وہ نہیں جانتا۔[76] اللہ تعالیٰ نے جھوٹے معبودوں کے عجز و عدم قدرت اور گمراہی کو واضح کیا، کفر و شرک کے دنیاوی و اخروی نقصانات بتائے اور اپنی ذات کی نشانیاں بیان کیں جس کا اثر یہ ہوا کہ انسان معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے اور حق کو پہچاننے لگے، کیونکہ آیات صفات کی دلیل ہوتی ہیں اور صفات ذات کی نشان دہی کرتی ہیں۔[77] مشرک لوگ غیر اللہ کے ذریعے قرب الٰہی اور معرفت حق حاصل کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ان کے کسی کام نہیں آنے والے۔ فَلَوْلَا نَصَرَہُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ قُرْبَانًا اٰلِہَۃً بَلْ ضَلُّوْا عَنْہُمْ وَذٰلِکَ اِفْکُہُمْ وَمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ[78]۔ یہ قریش کے سامنے ایک سوال رکھا ہے کہ اگر تمہارا گمان یہ ہے کہ تمہارے یہ دیوی دیوتا تمہیں اللہ کی پکڑ سے بچا لیں گے تو آخر ان کے معبودوں نے ان کو اللہ

---

[75] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج6، ص94

Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.6, p 94

[76] سروری، محمد راشد قادری، معرفت الٰہی، ماہنامہ سلطان الفقر، لاہور، دسمبر 2017

Sarwari, Muhammad Rashid Qadri, Marifat Elahi, Sultan al-Faqr Monthly, Lahore, December 2017

[77] سعیدی جنید (معرفت الٰہی)، اردو محفل، 29 دسمبر 2018

Saeedi Junaid (Marifat Elahi), Urdu Mahfil, 29 December 2018

[78] القرآن 28:46

Al-Qur'an 46: 23

کے عذاب سے کیوں نہیں بچایا، انہوں نے بھی تو تمہاری ہی طرح ان معبودوں کو اللہ کے تقرب کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کیا تھا؟ ﴿بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ﴾ یعنی وہ توسب عین وقت پر کھوئے گئے، کوئی بھی ان کے کام آنے والا نہ بنا"۔

**شرک کا خاتمہ:** اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾[79]۔ فرما کر شرک کو ظلم عظیم سے تعبیر کیا ہے۔ علامہ سعد الدین تفتازانیؒ لکھتے ہیں: "مجوسیوں کی طرح کسی کو واجب الوہیت کے ساتھ جوڑنا یا مشرکوں کی طرح کسی کو عبادت کے لائق ماننا شرک کہلاتا ہے"۔[80] قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے خاتمہ کے لیے انسانوں کو مختلف طریقوں سے ترہیب کی مثلاً انسان جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذات وصفات میں شریک کرتے تھے اس کی حقیقت اور عدم قدرت کو بیان کیا: اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْــــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ [81]۔ مفتی محمد شفیع عثمانیؒ اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں: "شرک اور بت پرستی کی حماقت کو ایک واضح مثال کے ساتھ بیان کرنا ہے کہ یہ بت جنہیں تم لوگ اپنے کام کا گھوڑا سمجھتے ہو، ایسے بے بس وبے کس ہیں کہ سب مل کر شہد کی مکھی جیسی حقیر چیز کو بھی پیدا کرنا تو بڑا کام، آپ ان کے سامنے روزانہ مٹھائیاں اور پھل ڈالتے ہیں اور مکھیاں انہیں کھا جاتی ہیں، ان میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنی چیزوں کو مکھیوں سے بچا سکیں، تو وہ تمہیں کسی آفت سے کیسے بچائیں گے؟"[82]۔ اسی طرح بعض مقامات پر جھوٹے معبودوں کے انجام اور روز قیامت ان کے اپنے پیروکاروں کے ساتھ رویے کو بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا[83]۔ مولانا مودودیؒ اس آیت کے تناظر میں لکھتے ہیں: "گمراہ کرنے والے لیڈروں، پیشواؤں اور ان کے جاہل پیروکاروں کا انجام یہاں خاص طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ مسلمان اس گمراہی سے بچیں جس میں پچھلی امتیں گمراہ ہوئیں۔ لیڈروں میں تفریق کرنا سیکھیں اور غلط رہنمائی کرنے والوں کی پیروی سے گریز کریں"۔[84]

چونکہ شرک پر مصر رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بغیر کسی دلیل کے لوگ اپنی قوم اور اپنے باپ دادا کے طریقے پر چلنے کو ہی قومی اور خاندانی وقار سمجھ بیٹھے اللہ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کرنا ہی نہ چاہا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سوچ اور طرز عمل پر تنبیہ کی ہے۔ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ۔[85] "اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس بستی کے خوشحال لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان ہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں"۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ لکھتے ہیں: "ہر دور کے مکذبین کا طریقہ ایک ہی رہا ہے کہ یہ لوگ جس طرح اپنے دین کے معاملے میں اندھے مقلد ہیں اسی طرح اپنی

---

[79] القرآن 13:31
Al-Qur'an 31: 13

[80] چشتی، محمد عدنان، (شرک کیا ہے؟)، ماہنامہ فیضان مدینہ، پاکستان، اکتوبر، 2020ء
Chishti, Muhammad Adnan, (Shirk Kia hy?), Mahnama Faizan-e-Madina, Pakistan, October, .2020

[81] القرآن 73:22
Al-Qur'an 22: 73

[82] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج6، ص286
Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Vol. 6, p. 286

[83] القرآن 2:166۔167
Al-Qur'an 2: 166-167

[84] مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ج1، ص132
Maududi, Abu al-Ala, Sayyed, Tafheem Al-Qur'an,Vol,1 ,P.132

[85] القرآن 43:23
Al-Qur'an 43: 23

دلیل بھی پچھلے انبیاء کے مکذبین کے مقلد ہیں۔ تم سے پہلے جو منذر بھی کسی بستی میں ہم نے بھیجا اس کے انذار اور اس کی دعوت اصلاح کا جواب قوم کے متکبرین نے یہی دیا کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک خاص طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم کی پیروی پر جمے رہیں گے''۔[86]

الغرض قرآن مجید شرک سے مختلف اسالیب کے ذریعے ترہیب موجود ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ جن میں قبول حق کی صلاحیت ہے وہ شرک سے ہٹ جاتے ہیں، مومن شرک سے خود کو محفوظ رکھتے ہیں یوں کسی حد تک معاشرے سے شرک ختم ہو جاتا ہے۔

## گناہ سے ترہیب کے معاشرتی اثرات

گناہ کا تصور تمام ادیان میں رہا ہے البتہ گناہ کی اقسام بدلتی رہیں۔ گناہوں کو عربی میں معاصی کہتے ہیں اور معاصی ''عصیان'' سے نکلا ہوا لفظ ہے جس کے معنی نافرمانی کہ ہیں۔ مثال کے طور پر ''وھو ترک الطاعۃ'' یعنی فرمانبرداری نہ کرنا، ترک المأمورات وفعل المحظورات، أو ترک ماوجب اللہ ورسولہ۔ یعنی ہر وہ کام کرنا جس سے روکا گیا ہو اور ہر وہ کام چھوڑ دینا جس کا حکم دیا گیا ہو۔ نفس گناہ سے بھی معاشرے پر انتہائی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لیکن رب کریم نے انسان کو گناہوں سے جن اسالیب کے ذریعے ترہیب کی اور ڈرایا اس نے معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کیے جو درج ذیل ہیں:

**پاکیزہ معاشرہ:** گناہ خواہ کبیرہ ہو یا صغیرہ اور انفرادی یا اجتماعی معاشرے پر اس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گناہوں سے مختلف دنیاوی نقصانات اور اخروی سزاؤں س ڈرادیا اور گناہ کے انجام کو واضح کر دیا تو اہل خرد گناہوں سے باز رہتا ہے اور اہل ایمان کے دل میں خوف اور ڈر برقرار رہتا ہے جو آہستہ آہستہ اسے گناہ سے کوسوں دور لے جاتا ہے یوں معاشرہ گناہوں اور گناہ گاروں سے پاک اور صاف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے کی صورت میں انسان عمل صالح کی طرف راغب ہوتا ہے اور عمل صالح پر اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ زندگی کا وعدہ کیا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَمُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[87]۔ مفتی شفیع عثمانیؒ رقمطراز ہیں: ''جمہور مفسرین کے مطابق حیات طیبہ سے مراد دنیا کی پاکیزہ زندگی ہے۔ ابن عطیہ نے فرمایا کہ مومنین صالحین کو حق تعالیٰ دنیا میں بھی وہ فرحت وانبساط اور پر لطف زندگی عطا فرماتے ہیں جو کسی حال میں متغیر نہیں ہوتی تندرستی اور فراخ دستی کے وقت تو ان کی زندگی کا پر لطف ہونا ظاہر ہے خصوصاً اس بنا پر کہ بلا ضرورت مال کو بڑھانے کی حرص ان میں نہیں ہوتی جو انسان کو ہر حال میں پریشان رکھتی ہے اور تنگدستی یا بیماری بھی پیش آئے تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ان کا مکمل یقین اور مشکل کے بعد آسانی تکلیف کے بعد راحت ملنے کی قوی امید ان کی زندگی کو بے لطف نہیں ہونے دیتی''۔[88]

**فساد فی الارض سے نجات:** انسانی معاشرہ بندوں کے اعمال اور اخلاق سے سنورتا اور بگڑتا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی سنت رہی ہے کہ قوموں پر انعامات اور عذاب ومصائب کا فیصلہ ان کے اچھے اور برے اعمال کے مطابق کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ[89] کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں جو مصیبتیں اور آفات تم پر آتی ہیں ان کی اصل وجہ تمہارے گناہ ہیں، حالانکہ ان گناہوں کی پوری دنیا میں تلافی نہیں ہوتی اور ہر گناہ، مصیبت اور آفت نہیں آتی بلکہ بہت سی آتی ہیں۔ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، کچھ گناہ پکڑے جاتے ہیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں[90]۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کفر وشرک کی تبلیغ کو بھی فساد فی الارض سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[86] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج7، ص218

Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.218 p.7

[87] القرآن 97:16

Al-Qur’an 16: 97

[88] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج5، ص398

Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Vol. 5, p 398

[89] القرآن 41:30

Al-Qur’an 30: 41

[90] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج6، ص753

Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Vol. 6, p 753

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ [91]۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ لکھتے ہیں: "یہ کفار و مشرکین کے ان لیڈروں کی طرف اشارہ ہے جو صرف خود ہی کفر و شرک نہیں تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔ فرمایا کہ ہم ان کے اس فساد کی پھیلانے کی وجہ سے ان کے عذاب میں اضافہ کریں گے۔ ان کو خود ان کی گمراہی کی بھی سزا بھگتنی ہوگی اور دوسروں کی گمراہی میں ان کا جو حصہ ہوگا اس کے بقدر وہ اس کی سزا بھی بھگتیں گے۔[92] اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے ترہیب کی جس کا اثر معاشرے پر یہ ہوا ہے کہ اعمال صالحہ اور سیئہ میں امتیاز ہو گیا، مسلمان اگر گناہوں میں مبتلا ہوں تو باز آجاتے ہیں اور معاشرے میں نیکی عام ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں فساد جو گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔

**پر امن زندگی:** گناہ کی اقسام میں سے ایک قتل ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔ کسی ایک جان کے قتل سے پورے انسانی معاشرے میں خوف و ہراس، دہشت اور بدامنی پھیل جاتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا اور قاتل کو قصاص قتل کر دینے کا حکم صادر کیا تاکہ قاتل جری نہ ہو اور دوسرے شر پسند عناصر کی حوصلہ شکنی اور نشان عبرت ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا.[93]۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ اس آیت کے تحت قصاص کی ذمہ دار اور فوائد بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ "ان میں سے ہر ایک قتل پوری قوم میں ایک ہلچل پیدا کر دیتا ہے۔ جب تک اس کا بدلہ نہیں لیا جاتا، ہر کوئی محسوس کرتا ہے کہ وہ اس تحفظ سے محروم ہے جو اسے اب تک حاصل تھا۔ قانون سب کا محافظ ہے، اگر قانون تباہ ہو جائے تو صرف مظلوم ہی نہیں بلکہ ہر شخص اس قتل کی زد میں ہے، دوسرا یہ کہ قاتل کو تلاش کرنا صرف مقتول کے ورثا کی ذمہ داری نہیں، بلکہ پوری قوم کی ذمہ داری ہے، کیونکہ قاتل نے صرف مقتول کو نہیں بلکہ سب کو قتل کیا ہے"۔[94] اگر اسلام کے فلسفہ جہاد کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں بھی یہی حکمت کارفرما ہے کہ جہاد کی مشروعیت قیام امن، فساد فی الارض سے نجات اور شر پسندوں کے خطرات سے پرامن رہنے کے لیے معاشرے سے فتنہ پرور لوگوں کا خاتمہ ضروری ہے خصوصاً وہ کفار جو ملت اسلامیہ پر حملہ آور ہونے کی خواہش یا طاقت رکھتے ہوں ان کے خطرات سے نمٹنے کے لیے جہاد فرض کیا گیا۔ دین اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ جہاد کے بعد اہل اسلام ہی نہیں بلکہ وہ کفار جو مسلمانوں کے ماتحت آگئے وہ بھی اپنی جان کے حوالے سے مکمل طور پر پُرامن ہو گئے۔ پس یہی وہ اثرات ہیں جو قتل سے ترہیب اور اس کی حرمت سے معاشرے پر مرتب ہوئے ہیں۔

**مالی تحفظ:** قرآن مجید میں جن گناہوں سے ترہیب کی گئی اور ان کے انجام سے ڈرایا گیا ان میں سے ایک چوری، دوسرا سود، تیسرا یتیموں کا مال کھانا اور چوتھا ناپ تول میں کمی کر کے دوسرے کا حق کھا جانا وغیرہ یہ وہ متعدد گناہ ہیں جن سے قرآن مجید میں ترہیب اور ان پر سزاؤں کا بیان ہے۔ چور کے متعلق فرمایا: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَاۗءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ.[95]۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ لکھتے ہیں: "چوری کوئی ایک جرم نہیں ہے بلکہ یہ جرائم کا مجموعہ ہے جس سے ہر قسم کے گھناؤنے جرائم جنم لیتے ہیں، اگر چوری کو روک دیا جائے تو یہ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا یا کم از کم بہت حد تک کم ہو جائے گا، لیکن دیگر جرائم میں یہ بھی بہت کم ہے۔ پھر اگر چند ہاتھوں کے کٹ جانے سے ہزاروں سر، ہزاروں گھر، ہزاروں عزتیں بچ جائیں اور

---

[91] القرآن 16:88

Al-Qur'an 16: 88

[92] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج4، ص436

Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.4, p.436

[93] القرآن 5:32

Al-Qur'an 5: 32

[94] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج2، ص503

Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.2, p.503

[95] القرآن 5:38

Al-Qur'an 5: 38

ظلم وبربریت اور نسلوں کی بربادی کے کئی باب ختم ہو جائیں تو عقل کہتی ہے کہ یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے بلکہ بہت بابرکت سودا ہے"۔[96] یقیناً کسی کا مال چوری کرکے ناحق کھانا دوسرے کے مال کا نقصان ہے۔اس لیے اس سے منع کیا گیا تاکہ دوسرے کے مال کا تحفظ ہو۔اسی طرح سودی معاملے کو اللہ تعالیٰ نے بندے کی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے جنگ قرار دیا۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَفَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.[97]۔"اس آیت میں اہل ایمان سے براہ راست خطاب کیا اور انہیں اللہ سے ڈرنے اور سود کا وہ حصہ چھوڑنے کی ہدایت کی جو قرض داروں پر واجب الادا تھا اور اسے ایمان کا لازمی تقاضا قرار دیا۔اس سے پہلے سود کے بارے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ نصیحت کی نوعیت میں تھیں اور ان کی بنیاد اس بات پر تھی کہ دنیاوی اور آسمانی مذاہب میں اس کا مقام ہمیشہ سے ایک حرام یا کم از کم مکروہ رہا ہے"۔[98]

سود کی مختلف صورتیں ہیں سب کو حرام قرار دیا کیونکہ سود کی وجہ سے مال سے برکت اٹھ جاتی ہے۔مالی نقصانات ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور جس سے سود لیا جا رہا ہوتا ہے اس کا بھی مالی نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔اس لیے سود کو حرام قرار دے کر سودی معاملے میں منع کیا تاکہ بندوں کو مالی تحفظ حاصل ہو۔اور زیر کفالت یتیم مسکین اور رشتہ دار کے مال و جائیداد میں عموماً اس کا سرپرست خرد برد سے کام لیتا ہے،اس کے مال کا حساب نہیں رکھتا اور مختلف حیلے بہانوں سے یتیم کے مال کو اپنے مال میں شامل کر لیا جاتا ہے یا بلا حساب اپنے مصارف میں خرچ کر لیا جاتا ہے جس سے یتیم کے مال کا نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔اس لیے اس سے بھی سختی سے منع کیا اور ایسا کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈال رہا ہے۔اس طرح کی سخت ترہیب اس لیے ہے کہ یتیم کے مال کا تحفظ ہو چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا.[99]۔مفتی شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں:"آیت کے مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ یتیم کا مال جو ناحق کھایا جائے وہ در حقیقت جہنم کی آگ ہو گی گو اس وقت اس کا آگ ہونا محسوس نہ ہو،اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے اس معاملے میں شدید احتیاط کے لیے واضح ہدایات دی ہیں،حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:"میں تم کو خاص طور پر دو ضعیفوں کے مال سے بچنے کی تنبیہ کرتا ہوں،ایک عورت اور دوسرے یتیم"۔[100]

## نتائج

- ترغیب و ترہیب کے قرآنی اسلوب کا استعمال دنیا کے ہر شعبے کی بہتری،اصلاح اور اس کی ترقی کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔
- ترغیب و ترہیب کے قرآنی اسلوب فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔
- مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی ترغیب اور شرک سے ترہیب کی گئی ہے جبکہ کفار و مشرکین کو ایمان کی ترغیب اور کفر و شرک سے ترہیب زیادہ کی گئی ہے۔

## سفارشات وتجاویز

اسلوب قرآن کی روشنی میں ترغیب و ترہیب کے معاشرتی اثرات پر تحقیقی جائزہ لینے کی ضرورت اس لیے ہوئی تاکہ اصلاح معاشرہ ممکن ہو۔چند سفارشات پیش کی جاتی ہیں تاکہ معاشرے کی صحیح رہنمائی ہو سکے۔

---

[96] اصلاحی،امین احسن،تدبر قرآن،ج2،ص511
Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.2, p 511

[97] القرآن2:278-279
Al-Qur’an 2: 278-279

[98] اصلاحی،امین احسن،تدبر قرآن،ج1،ص237
Islahi, Amin Ahsan, Tadbar Qur'an, vol.1, p237

[99] القرآن 10:4
Al-Qu'ran 4:10

[100] محمد شفیع،مفتی،معارف القرآن،ج2،ص315
Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur’an ,Vol.2, p 315

- ترغیب وترہیب کے قرآنی اسلوب کو زندگی کا معمول بنانا چاہیے بوقت ضرورت انہیں کے مطابق معاملات کو سلجھانا چاہیے۔
- دعوت و تبلیغ سے وابستہ افراد اور تنظیمیں ترغیب وترہیب کے قرآنی اسالیب کے مطابق ہی کام کریں۔
- معاشرتی مسائل پر تحریری و تقریری طریقے سے بات کرنے والے اہل علم ترغیب و ترہیب دونوں کے اسالیب کو اختیار کریں نہ کہ صرف ترہیب کے پہلو کو اپنایا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)